السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازی کے کس قدر آگے سے گزرنا منع ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کی نماز کی جو حد ہے ، یعنی جہاں سترہ قائم کرنے کا حکم ہے ، اس کے آگے سے گزر سکتا ہے ، اس کے اندر گزرنا منع ہے ۔ صحیحین میں ہے :

''عن أبی جحیفة، رأیت بلالا أخذ عنزة فرکزھا، وخرج رسول اللہ ﷺ فی حلة حمراء مشمرا، صلی إلی العنزة بالناس رکعتین، ورأیت الناس والدواب یمرون بین یدي العنزہ'' (متفق علیہ) ، (فتاویٰ غازی پوری، قلمی ص : ٦٩)

''میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے چھوٹا نیزہ لے کر گاڑ دیا ، پھر رسول اللہ ﷺ سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تیزی سے تشریف لائے ، آپ نے چھوٹے نیزے کی طرف رخ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں اور چوپاؤں کو آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے دیکھا ۔''

اور سترہ قائم کرنے کی جگہ سجدہ گاہ کے آگے ہے ، جو قریب ڈھائی تین ہاتھ کے ہے ۔

''عن نافع أن عبداللہ کان إذا دخل الکعبة مشی قبل وجھه حین یدخل، وجعل الباب قبل ظھرہ، فمشیٰ حتی یکون بینه وبین الجدار الذی قبل وجھه قریبا من ثلاثة أذرع صلیٰ، یتوخیٰ المکان الذی أخبرہ به بلال أن النبی ﷺ صلیٰ فیه'' بخاری بعد باب الصلوة بین السواری فی غیر جماعة (صحیح البخاری، رقم الحدیث ٤٨٤)

''نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کعبہ کے اندر داخل ہوتے تو سامنے کی طرف چلتے اور دروازہ اپنی پیٹھ کی طرف چھوڑ دیتے ، پھر اس طرح چلتے اور جب سامنے کی دیوار تقریباً تین ہاتھ رہ جاتی تو نماز پڑھتے تھے ، اس طرح آپ اس جگہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے ، جس کے متعلق بلال رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں نماز پڑھی تھی ۔''

''وعن سھل بن سعد قال : کان بین مصلیٰ رسول اللہ ﷺ وبین الجدار ممر الشاة'' (بخاری، باب قدر کم ینبغی أن یکون بین المصلی والسترة) (صحیح البخاری، رقم الحدیث (٣٦٩) صحیح مسلم، رقم الحدیث ٥٠٨)

''سہل بن سعد رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کے برابر جگہ ہوتی تھی ۔''

قال الحافظ فی الفتح (٢ / ٢٨٦) : '' قال ابن بطال : ھذا أقل ما یکون بین المصلی والسترة، یعنی قدر ممر الشاة، وقیل : أقل ذلک ثلاثة أذرع، لحدیث بلال أن النبی ﷺ صلی فی الکعبة، وبینه وبین الجدار ثلاثة أذرع، کما سیأتی قریباً بعد خمسة أبواب، وجمع الداودی بأن أقله ممر الشاة وأکثرہ ثلاثة أذرع، وجمع بعضھم بأن الأول فی حال القیام والقعود، والثانی فی حال الرکوع والسجود'' انتھی ما فی الفتح وقال فی نیل الأوطار : والظاھر أن الأمر بالعکس (یعنی أن ثلاثة أذرع فی حالة القیام وقدر ممر الشاة فی حال الرکوع والسجود) وقال ابن الصلاح : قدروا ممر الشاة بثلاثة أذرع، قال الحافظ : ولا یخفیٰ ما فیه، وقال البغوی : استحب أھل العلم الدنو من السترة، بحیث یکون بینه وبینھا قدر إمکان السجود، وکذلک بین الصفوف۔'' (نیل الأوطار ٣ / ٣)

''حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں : ابن بطال نے کہا ہے کہ یہ وہ کم از کم جگہ ہے ، جو نمازی اور سترے کے درمیان ہونی چاہیے ، یعنی بکری کے گزرنے کے برابر ، ایک قول کے مطابق اس کی کم از کم مقدار تین ہاتھ ہے ، کیوں کہ بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی تو آپکے درمیان اور دیوار کے درمیان تین ہاتھ کے برابر فاصلہ تھا ، جیسا کہ پانچ ابواب کے آگے آرہا ہے ۔ امام داودی نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اس کی کم از کم مقدار بکری گزرنے کے برابر اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہے ۔ بعض اہلِ علم نے اس طرح بھی دونوں حدیثوں میں تطبیق دی ہے کہ پہلی کیفیت قیام اور قعدے کے وقت ہے اور دوسری رکوع و سجود کے وقت ہے ۔ لیکن نیل الاوطار میں امام شوکانی نے کہا ہے کہ حدیث سے اس کے برعکس ظاہر ہوتا ہے (یعنی تین ہاتھ رکوع و سجود کے وقت اور بکری کے گزرنے کے برابر قیام وقعدے کے وقت ہے) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کی کمزوری عیاں ہے ۔ امام بغوی فرماتے ہیں کہ اہلِ علم نے سترے کے اس قدر قریب ہونا مستحب قرار دیا ہے کہ نمازی اور سترے کے درمیان اتنی جگہ ہو کہ بہ آسانی سجدہ کرنا ممکن ہو اور اتنا ہی فاصلہ صفوں کے درمیان ہونا چاہیے ۔ ''سترے کے قریب ہونے کا حکم بھی حدیث میں مروی ہے ، جس میں اس کی حکمت بھی بیان ہوتی ہے ۔ چناں چہ امام ابوداود وغیرہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے تو سترے کے قریب ہو جائے ، کہیں شیطان اس پر اس کی نماز کو قطع نہ کر دے ۔''

اور یہ حکم ہے کہ اگر کوئی نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرے تو نمازی اس کو جس طرح ہوسکے ، روکے :

عن أبی سعید قال : سمعت النبی ﷺ یقول : ((إذا صلی أحدکم إلی شیء یسترہ من الناس فأراد أحد أن یجتاز بین یدیه فلیدفعه، فإن أبی فلیقاتله فإنما ھو شیطان)) (بخاری، باب یرد المصلی من مر بین یدیه) ، (صحیح البخاری، رقم الحدیث ٤٨٧، صحیح مسلم، رقم الحدیث ٥٠٥)

''ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رخ کرکے نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے چھپا رہی ہو (یعنی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے) اور پھر بھی کوئی

شخص اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روکے، لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو پھر وہ اس سے لڑے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

ان روایات سے ثابت ہے کہ نمازی کی نماز کی جگہ کی حد اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے سجدہ گاہ تک ہے، اس درمیان سے گزرنا منع ہے اور اس کے آگے سے درست ہے، اور اسی مدعا کی موید صحیحین کی یہ روایت بھی۔

''عن ابن عباس قال: أقبلت راكبا على أتان، وأنا يومئذ قد ناهزت الاحتلام، ورسول الله ﷺ يصلي بالناس بمنىً إلى غير جدار فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت، وأرسلت الأتان ترتع، ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك عليَّ أحد'' متفق عليه (صحیح البخاری، رقم الحدیث ٧٦، صحیح مسلم، رقم الحدیث ٥٠٤)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، جب کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت کسی دیوار کی اوٹ لیے بغیر منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، پس میں ایک صف کے آگے سے گزرا، پھر میں گدھی سے اترا اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 115

محدث فتویٰ